سوال پر توبہ کرو۔تمہارا خبث باطن سمجھتا ہوں۔'' خوب قہر وغضب کی تصویر ہو گئے ......ادھر اس نوجوان کا حال یہ تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اس نے بات کو موڑنا چاہا.....مگر اختر کہاں سنتے تھے! اسے اٹھوایا، پھر خود بھی اٹھ کر چلے گئے.....تمام رات روتے رہے..... کہتے تھے: ''یہ لوگ اتنے نڈر ہو گئے ہیں کہ آخری سہارا بھی ہم سے چھین لینا چاہتے ہیں!!''

خاکم بدہن.....ڈنمارک اور ناروے میں رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے واقعات رونما ہونے کے بعد اب یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ غیر مسلم قوتیں B-52، اعصاب شکن گیسوں اور کرسٹل بموں کے بعد.....قلم کے ذریعے بھی اسلام کے خلاف خوفناک جنگ کا آغاز کر چکی ہیں۔ ان بدخواہوں کی پوری پوری کوشش اور خواہش ہے کہ مسلمانوں سے ان کی اعلیٰ اور حسین اقدار وروایات چھین لینے کے بعد ان کا ''آخری سہارا''...... خاتم المرسلین، سید الاولین والآخرین، رحمۃ للعالمین، شاہ بطحا، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو بھی چھین لیں.....شیطان کے چیلے شروع اسلام سے ہی آپ ﷺ کو ایذا دینے کی کوششیں کرتے رہے ہیں۔

مسلمانو! کان لگا کر سنو! ابو رافع اور کعب بن اشرف کی ناپاک ذریت آج بھی ہمارے آقا ﷺ پر بھونک رہی ہے۔ کتنے عامر اور عمیر نام والے ہم میں ہیں.....کیا کوئی ایک بھی عامر بن الجراح ؓ جیسا نہیں، جنہوں نے آقا ﷺ کے مدمقابل آنے والے اپنے حقیقی باپ کی گردن اڑا دی تھی؟! کیا کوئی آنکھوں والا عمیر اس بصارت کے نابینا مگر بصیرت کے بینا عمیر بن عدی ؓ کے مثل نہیں... جس نے گستاخ رسول کی آنتیں نکال باہر کی تھیں؟! امت کی گود میں کوئی ایک خبیب ؓ بھی نہیں؟ جنہوں نے سولی پر چڑھ کر بھی آقا ﷺ کے پاؤں مبارک میں کانٹا چبھنے کی تکلیف کا تصور بھی گوارہ نہ کیا تھا !؟!

قارئین کرام! پوری دنیا میں مسلمان اس ناپاک جسارت کے خلاف شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ بعض مسلمان ممالک نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے ان ممالک سے اپنے سفیر واپس طلب کیے اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا، جو کہ ایک مستحسن اقدام ہے۔ جزاهم الله احسن الجزاء لیکن پوری دنیا میں اس شدید احتجاج کے باوجود اقوام متحدہ کوئی خاص کردار ادا نہیں کر رہا۔ ادھر ہمارے حکمرانوں کے نشہ اقتدار نے انہیں اختر شیرانی کی ''مے'' سے بھی زیادہ مست کر رکھا ہے!!

اے مسلم قوم کے حکمرانو! خدارا.....ڈرو اس وقت سے جب تمہارا ''آخری سہارا'' بھی چھین لیا جائے گا!!

اسی اختر شیرانی کی ایک نعت صفحہ 32 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احکام ومسائل {۲}

جرابوں پر مسح

تصنیف: ثناءاللہ محمد باقر

جرابوں پر مسح کے دلائل — فصل اول: "احادیث نبویہ"

{1}- قال :ابوداؤد حدثنا عثمان بن ابی شیبة عن وکیع عن سفیان الثوری عن أبی قیس الأودی عن هزیل بن شرحبیل عن المغیرة ﷺ "أن رسول الله ﷺ مسح علی الجوربین والنعلین."

ترجمہ: "بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔"

تخریج:

(۱) **سنن ابی داؤد**، کتاب الطهارة ،باب المسح علی الجوربین ح ۱۵۹

(۲) **سنن الترمذی** ،کتاب الطهارة،باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین ح ۹۹ عن هناد ومحمود بن غیلان عن وکیع بن سفیان......

(۳) **سنن النسائی**،طهارة،باب المسح علی الجوربین والنعلین عن اسحاق بن ابراهیم عن وکیع ......ح ۱۲۵

(۴) **سنن ابن ماجه** ، کتاب الطهارة، باب المسح علی الجوربین عن علی بن محمد عن وکیع ......ح ۵۵۹

(۵) **مصنف ابن ابی شیبة** ، باب المسح علی الجوربین عن عبدالله بن محمد عن وکیع ح ۲۲۰

(۶) **صحیح ابن حبان**، ذکر الاباحة للمرء بالمسح علي الجوربین عن ابن خزیمة عن احمد بن منیع عن زید بن الحباب عن الثوری...... ح ۱۳۵۳

(۷) **صحیح ابن خزیمة**، باب الرخصة فی المسح علی الجوربین والنعلین ح۱۹۸ عن سلم بن جنادة ومحمد بن رافع وبندار ومحمد بن الولید واحمد بن منیع......

(۸) **السنن الکبری للبیهقی** عن ابی طاهر الفقیه وأبی محمد بن یوسف عن ابی بکر بن محمد القطان عن علی بن حسن الدرابجردی عن ابی عاصم عن الثوری......

(۹) **الطحاوی فی شرح معانی الآثار** کتاب الطهارة ۱/۷۱۔

محمد رسول اللہ ﷺ کو جرابوں پر مسح فرماتے ہوئے جس صحابی نے دیکھ کر امت کو حدیث کی یہ امانت پہنچائی،ان سے

محدثین تک یہ گواہی جن گواہوں کے واسطے سے پہنچی ہے، امانت و دیانت اور حفظ وصداقت میں ان کا مرتبہ ملاحظہ کیجیے:

۱۔ **عثمان بن ابی شیبة**: قال الحافظ: ثقة، حافظ، شهير وله اوهام صاحب المسند والتفسير (تقريب: م ٤٥٤٥)، وقال الذهبی: أحد أئمة الأعلام (ميزان الاعتدال: ٥٥١٨) أخذ عنه البخاری ومسلم (الميزان: ٩٣٥)

۲۔ **وكيع بن الجراح الكوفی**: ثقة، حافظ، عابد (التقريب م ٧٤٦٤) الحافظ، أحد أئمة الأعلام (الميزان م ٩٣٥)

۳۔ **الثوری: سفيان بن سعيد**، ثقة فقيه، مجتهد، عابد، حجة (التقريب م ٤٥٨، الميزان م ٣٣٢٢، تهذيب التهذيب م ١٩٩)

۴۔ **أبوقيس الأودی: عبدالرحمن بن ثروان**: قال احمد: يخالف فی حديثه، ذكره العقيلی فی الضعفاء وقال لابأس به۔ ابوحاتم: صالح، لين الحديث۔ ووثقه ابن معين والعجلی، والنسائی وابن حبان والدارقطنی واحمد وقال ابن حجر: صدوق ربما خالف (التهذيب م ٣٠٩-٣٧٦٦، التقريب ٢٤٥٨) أخذ عنه شعبة والثوری، وحماد، من رجال صحيح البخاری والكتب الأربعة (التقريب م ٧٣٣٣)

۵۔ **هزيل بن شرحبيل**: ثقة، مخضرم من الثانية (التقريب ٧٣٣٣)۔ ابن سعد والعجلی والدارقطنی: كان ثقة (التقريب: م ٧٣٣٣) ثقة (الكاشف م ٥٩٠٤) من رواة صحيح البخاری والكتب الأربعة (تهذيب الكمال م ٧١٦١)

۶۔ **مغيرة بن شعبة بن أبی عامر الثقفی** رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت **ابو عیسیٰ** اور **ابو محمد** ہے۔ بیعتِ رضوان اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ نبی کریم ﷺ سے بہت سی حدیثیں روایت کیں۔ آپ سے اپنی اولاد اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین نے روایت کی، مثلاً **قيس بن أبی حازم**، **مسروق**، **قبيصة**، **نافع بن جبير**، **بكر بن عبدالله المزنی**، **أسود بن هلال** اور **زياد بن علاقة** وغیرہ۔ معرکہ یمامہ میں دادِ شجاعت دی، اور شام وعراق کی فتوحات میں شریک ہوئے۔ آپ عرب کی مشہور انقلابی شخصیات میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ کا گورنر مقرر کیا، اس دوران میسان اور ہمدان وغیرہ متعدد علاقے فتح کیے۔ سنہ ۵۰ھ میں وفات پائی۔

حدیث ہذا پر درج ذیل اعتراضات کیے گئے ہیں:

۱۔ اس کی سند میں **ابوقیس الأودی** ضعیف راوی ہے۔

۲۔ جرح تعدیل پر مقدم ہے۔

۳۔ امام زیلعیؒ نے امام نوویؒ سے نقل کیا ہے: ''**اتفق الحفاظ علی تضعيفه**''۔ (نصب الراية ۱/۱۸۵)

۴۔ یہ روایت دوسری مشہور روایاتِ مسح علی الخفین کی مخالف ہے۔

ان اعتراضات کے درج ذیل جوابات دیے گئے ہیں:

ا۔ابوقیس کی تضعیف کے مقابلے میں توثیق کی شہادتیں زیادہ قوی ہیں اور تضعیف کے اعتراضات چنداں نقصان دہ بھی نہیں۔ اس کے مقابلے میں مشہور اہل فن نے اسے ثقہ اور معتبر کہا ہے۔امام احمدؒ اسی حدیث کی بنیاد پر مسح کے قائل تھے۔نیز **ابو قیس عن هزيل** کی سند صحیح بخاری میں ہے۔[دیکھیے كتاب الفرائض،باب ميراث ابنة الابن مع البنت ،باب ميراث الأخوات مع البنات عصبة ، باب ميراث السائبة]

۲۔ ہر جرح تعدیل پر مقدم نہیں ، یہاں جرح غیر مفسر اور کمزور ہے۔مزید برآں جرح بھی شدت کے ساتھ نہیں ، بلکہ خفیف انداز میں ہے۔لہٰذا یہاں تعدیل ہی جرح پر مقدم ہے۔(تهذيب الكمال م ۳۷٦٦، ميزان الاعتدال م ۴۸۳۲)

۳۔زیلعیؒ نے اس کا کوئی حوالہ ذکر کیا نہ سند بیان کی ہے۔البتہ المجموع میں باریک جرابوں پر جوازِ مسح کے جواب میں امام نوویؒ نے کہا ہے: ''انه ضعيف ،ضعفه الحفاظ ''یعنی آپؐ نے باریک جرابوں پر جواز مسح کے قول کو کمزور کہا ہے نہ کہ اس حدیث کو۔(باریک جراب کی بحث آگے آئے گی) غالباً اس عبارت سے امام زیلعیؒ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ سبحان من لا يسهو!!

۴۔ اس میں مشہور روایات کی مخالفت نہیں بلکہ ایک الگ سند کے ساتھ مستقل حکم بیان کیا گیا ہے،ان دونوں احکام میں کوئی تضاد نہیں۔لہٰذا زیادۃ الثقۃ مقبول ہے۔(علی بن عثمان مارويني:الجوهر النقی ۱/ ۲۸٤)

ان کے علاوہ کچھ اور بھی اعتراضات کیے گئے ہیں،جن کے کافی شافی جوابات دیے گئے ہیں۔دیکھیے (الجوهر النقی ۲۸٤،۲٤۸ ،اعلاء السنن ۱/ ۲٤۸ رقم ٤۳، ٤٥، ٤٧، ٥٥، ٥٦ ،المسح على الجوربين للقاسمی،شرح الاقناع ۱/ ۱۲٥ ،المرقاة لملا علی قاری، احمد شاکر:شرح الترمذی ۱/ ۱۲۸ ،المعجم الكبير للطبرانی ۱/ ۳٥۰ ،الالبانی:حاشية على المسح على الجوربين ص ۳٤۔۳۸ ،مشكاة المصابيح بتحقيق الألبانی ح ٥۲۳ و مقدمة ابن الصلاح ص ٥۱)

حدیث مغیرہ رضی الله عنه **کو درج ذیل محدثین وعلماء نے صحیح اور حسن قرار دیا ہے:**

(۱) **امام ترمذی:** جامع الترمذی ۱/ ۳۲۸۔ (۲) **امام ابن حبان** :صحيح ابن حبان ح ۱۳۳٥۔

(۳) **امام ابن خزیمۃ**: صحيح ابن خزيمة ح ۱۹۸ (۴) **علامہ ابن الترکمانی**: الجوهر النقی ۱/ ۲۸٤۔ (۵) **امام ابن حزم**: المحلى ۲/ ٥٤۔(٦) **امام ابن دقیق العید**: الدراية ۱/ ۸۱۔(٦) **علامہ جمال الدين القاسمی**: المسح على الجوربين۔ (۷)**علامہ احمد شاکر**: شرح الترمذی ۱/ ۱٦۷ (۸) **علامہ ناصر الدين الألبانی**: ارواء الغليل ۱/ ۱۳۸۔ (۹)**علامہ محمد مصطفى الأعظمی** : حاشية صحيح ابن

خزیمۃ ۱/ ۹۹۔ (۱۰) **محدث العصر حافظ محمد گوندلویؒ**: جرابوں پر مسح ص ۱۹۔ (۱۱) **شیخ الحدیث عبدالمنان نورپوری** حفظہ اللہ: احکام و مسائل ۱/ ۷۵

۔{2} **حدیث بلال بن رباح رضی اللہ عنہ**

روی الامام الطبرانیؒ عن عثمان بن ابی شیبۃ الکوفی حدثنا ابو معاویۃ محمد بن حازم التمیمی الکوفی عن الأعمش الکوفی عن الحکم بن عتیبۃ الکندی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی الأنصاری الأوسی ثم الکوفی ح وحدثنا ابراھیم بن احمد بن عمر الوکیعی عن أبیہ احمد بن عمر الوکیعی عن یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلی عن کعب بن عجرۃ ﷺ عن بلال ﷺ قال: کان رسول اللہ ﷺ یمسح علی الخفین والجوربین. (المعجم الکبیر ح ۱۰۶۱، ۱۰۶۳)

ترجمہ: ''اللہ کے رسول ﷺ موزوں اور جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔''

دراسۃ الاسناد: (پہلی سند کے راویوں کا حال)

۱. **عثمان بن ابی شیبۃ**: (آپؒ کا تذکرہ گزر چکا۔)

۲۔ **ابو معاویۃ محمد بن حازم التمیمی** ۔ آپ کے تلامذہ میں ابن القطان، امام احمد، عثمان بن ابی شیبۃ، اسحاق وغیرہ ہیں۔ الذہبی: ثقۃ ثبت، ما علمت فیہ مقالا یوجب وھنہ مطلقا (المیزان م ۷۴۶۶)۔ ابن حجر العسقلانی: ثقۃ، أحفظ الناس لحدیث الأعمش (التقریب م ۵۸۷۸)

۳۔ **الأعمش: سلیمان بن مھران** ثقۃ، ثبت، عارف بالقراءۃ، ورع لکنہ یدلس، من الخامسۃ کتب ستہ کے رواۃ میں سے ہیں۔ نسائی: ثقۃ، ثبت (التقریب: ۲۶۳۰) طبقہ ثانیہ کی تدلیس کو ائمہ حدیث نے قبول کیا ہے۔ امام بخاری و مسلم نے ان کی معنعن روایتوں کو اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔

۴۔ **الحکم بن عتیبۃ الکندی** ۔ آپ کے شاگردوں میں اعمش، ابو اسحاق السبیعی، شعبۃ بن الحجاج اور امام اوزاعی وغیرہ ہیں۔

عبدالرحمن بن مھدی: ثقۃ، ثبت ولکن یختلف معنی حدیثہ ۔ ابن معین و ابو حاتم: ثقۃ، النسائی: ثقۃ ثبت، ابن سعد: کان ثقۃ ثقۃ فقیھا عالما رضیا کثیر الحدیث۔ (التھذیب: م ۷۵۶) الحافظ: ثقۃ، ثبت، فقیہ، الا أنہ ربما یدلس (التقریب: م ۱۴۶۱)

۵۔ **عبدالرحمن بن ابی لیلی**: ثقۃ من الثانیۃ، من رواۃ الکتب الستۃ، وثقہ کثیر من العلماء (التقریب) قال

الذهبی:عبدالرحمن بن ابی لیلی من ائمة التابعین و ثقاتهم(المیزان)

٦۔ **کعب بن عجرة الأنصاری المدنی** صحابی مشهور(من رواة الکتب الستة)(التقریب:م ٥٦٧٨)

٧۔ **بلال بن رباح الحبشی** رضی اللہ عنہ مولی ابی بکر رضی اللہ عنہ ومؤذن رسول اللہ ﷺ آپ سابقین الأولین میں سے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں بہت اذیت برداشت کی۔آزادگی کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت پر کمربستہ رہے۔اور آپ کے ساتھ تمام اہم واقعات میں شریک رہے۔نبی ﷺ کے خزانچی بھی رہے۔وفات نبوی کے بعد جہاد کی خاطر شام گئے اور دمشق میں سنہ۱۷یا۲۰ھ میں وفات پائی۔ (الاصابة ، الاستیعاب)

دوسری سند کے راویوں کا حال:

١. **ابراهیم بن احمد الوکیعی**

٢. **احمد بن عمر الوکیعی** الامام الحافظ الکبیر الثبت،وثقه ابن معین وغیره(سیر اعلام النبلاء/م ١٦)

٣. **ابن فضیل** : هو محمد بن فضیل بن غزوان الضبی مولاهم الکوفی صدوق عارف رمی بالتشیع من التاسعة من رجال الکتب الستة (التقریب م ٦٢٦٧)

٤. **یزید بن ابی زیاد الهاشمی مولاهم الکوفی** ،ضعیف فتغیروصار یتلقن وکان شیعیا۔(التقریب م ٧٧٦٨)خرج له مسلم مقرونا بآخر۔ابن معین:لیس بالقوی وقال مرة:یحتج به ،شعبة کان رفاعاوقال:ماأبالی اذا کتبت عن یزید بن أبی زیاد الا أکتب عن أحد(المیزان م ٩٦٩٥)

٥. **کعب بن عجرة** رضی اللہ عنہ

٦. **بلال بن رباح** رضی اللہ عنہ دونوں کے احوال گزر چکے۔

حدیث پر حکم:

اس سند میں **یزید بن ابی زیاد، ابن ابی لیلی** اور **اعمش** کے مدلس ہونے کے اعتراضات کیے گئے ہیں۔ (نصب الرایة ١/١٨٦) اس کا جواب امام ذہبیؒ،ابن حجرؒ،علامہ مبارکپوریؒ وغیرہ نے دیا ہے۔اور انہوں نے ان کی توثیق کی ہے۔ (التقریب م ٧٧٦٨)اعمش کی تدلیس پر اعتراض کے جواب کیلئے ملاحظہ کیجیے:(التهذیب م ٢٥٥٥،الجرح والتعدیل م ٦٣٠،تهذیب الکمال ٣/٣٠٢)

یہ حدیث پہلی سند کے لحاظ سے﴿**صحیح**﴾ ہے۔اور دوسری سند میں اگرچہ **ضعف** ہے،مگر اس سے حدیث کو تقویت ملتی ہے۔

{3}- حدیث ابی موسی الأشعری رضی اللہ عنہ

١۔ قال ابن ماجه حدثنا محمد بن يحيىٰ حدثنا معلى بن منصور وبشر بن آدم حدثنا عيسى بن يونس عن عيسى بن سنان عن الضحاک بن عبدالرحمن عن ابی موسى الأشعری ''أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على الجوربين والنعلين''(كتاب الطهارة وسننها،باب المسح على الجوربين والنعلين ح ٥٦٠)

ترجمہ: ''بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے وضوفرمایااور جرابوں وجوتوں پرمسح فرمایا۔''

٢۔ قال البيهقى :اخبرنا ابوعبدالله الحافظ أنبأنا الوليد الفقيه ثنا جعفر بن احمد الشامانى ثنا محمد بن رافع ثنا المعلى بن منصور عن عيسى بن يونس عن أبى سنان عن الضحاک عن أبى موسى .(السنن الكبرىٰ ،الطهارة ، باب ما ورد فى الجوربين والنعلين)

٣۔ وقال الطحاوى: حدثنا على بن معبد قال حدثنا المعلى بن منصور حدثنا عيسى بن يونس عن أبى سنان عن الضحاک عن أبى موسى الأشعرى...(شرح معانى الآثار،الطهارة ،باب كيف المسح على النعلين)

٤۔ قال ابوداؤد: وروى هذا عن أبى موسى عن النبى ﷺ أنه مسح على الجوربين [السنن]

٥۔ وقال ابوعيسىٰ: وفى الباب عن أبى موسى﷛ (سنن الترمذى)

سند کے راویوں کا حال:

١۔ محمد بن يحيىٰ بن عبدالله الذهلى الحافظ النيسابورى: قال ابن الأخرم: ماأخرجت خراسان مثله،احمد بن الفراء :امام،شهير،ثقة۔ ابن حجر:ثقة،حافظ،جليل(التقريب م ٨٤٣)

٢۔ معلى بن منصور: ابن معين والعجلى ويعقوب بن شيبة: ثقة ،متقن،فقيه (الميزان: م ٨٦٧٦) ابن حجر: ثقة، سنى، فقيه من العاشرة (التقريب م ٦٨٥٤)

٣۔ بشر بن آدم: ابوعبدالله الصدير البغدادى الأكبر ، روى عنه البخارى وروى ابن ماجه عنه بواسطة الذهلى، قال ابوحاتم:صدوق وعدّه ابن حبان فى الثقات(التهذيب م ٨١٤) وقال ابن حجر صدوق (التقريب ٥٣٧٦،الميزان م ٦٦٢٩)

٤۔ عيسى بن يونس بن ابى اسحاق السبيعى الكوفى ثم الشامى ،ابن حجر:ثقة،مامون،معتمد من الثامنة،وقال الذهبى:من أئمة الأعلام من طبقة وكيع(التقريب م ٥٣٧٦،الميزان م ٦٦٢٩)

٥۔ ابوسنان عيسى بن سنان الحنفى الفلسطينى القسملى قال ابن حجر:لين الحديث من السادسة،احمد وابن معين:ضعيف،ومع ضعفه يكتب حديثه۔ وقال العجلى :لابأس به۔وقال ابوحاتم:ليس

بالقوی (التقریب م ٥٣٣٠،المیزان م ٦٥٦٨)

٦. **الضحاک بن عبدالرحمن الشامی**،ثقة من الثالثة (التقریب م ٩٨٨)

٧. **ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن سلیم الاشعری** رضی اللہ عنہ مکہ میں دربارنبوی میں حاضر ہوئے،اسلام قبول کر کے تبلیغ کے لیے اپنے علاقے میں واپس گئے،پھر فتح خیبر کے بعد مدینہ ہجرت کر آئے۔نبی ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو یمن کے بعض علاقوں پر گورنر بنا کر بھیجا۔وفاتِ نبوی کے بعد مدینہ لوٹے اور اہواز،اصبہان وغیرہ کی فتوحات میں شریک ہوئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو بصرہ کا گورنر بنایا،پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر بنایا۔جنگ صفین میں ثالث مقرر ہوئے،پھر فریقین سے بے تعلق رہے۔تقریباً ۴۲ھ میں ساٹھ سال سے زیادہ عمر گزار کر وفات پائی۔(الاصابة)

حدیث پر حکم:

حدیث ہذا کے متصل ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔البتہ اس کے ایک راوی **ابو سنان** پر کلام ہونے کی وجہ سے درجہ صحت کو تو نہیں پہنچتی ،مگر اس کے ''حسن'' درجے کی مقبول روایت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں،جبکہ دوسرے **متابعات** وشواہد کے ساتھ مل کر **صحیح** کے درجہ پر پہنچتی ہے۔(الجوهر النقی ١/ ٢٨٤،الدرایة فی تخریج أحادیث الهدایة ص ٨٢،التاریخ الکبیر ٤/ ٣٣٣،تحفة الأحوذی ١/ ٣٣٣،التهذیب ٨/ ١٨٩)

{4}- خادم نبوی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث

ا. **احمد بن حنبل قال حدثنا یحیی بن سعید عن ثور عن راشد بن سعد عن ثوبان** رضی اللہ عنہ قال:''**بعث رسول الله ﷺ سریة فأصابهم البرد فلما قدموا علی رسول الله ﷺ أمرهم أن یمسحوا علی العصائب والتساخین.**''

ترجمہ: ''اللہ کے رسول ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا،ان کو سردی کی تکلیف پہنچی،جب وہ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف لوٹے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو پٹیوں اور پائے تابوں پر مسح کا حکم دیا۔''

تخریج:(**مسند احمد** ٥/ ٢٧٧،**سنن ابی داؤد**،الطهارة،باب المسح علی العمامة م ١٤٦،**السنن الکبری للبیهقی**،الطهارة،باب ایجاب المسح بالرأس ١/ ٦٢،**المستدرک**،الطهارة م ٦٠٢ وقال ''صحیح علي شرط مسلم''،شرح السنة ح ٢٣٣)

٢. **الامام البغوی** بسند آخر:**أخبرنا ابو القاسم عبید بن سلام سمعت محمد بن الحسن عن ثور نحوه** (شرح السنة ح ٢٣٤)